مجموعہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

حصہ ششم

امیر و مامور
کے فرائض وحقوق

ترتیب وتدوین

چودھری رحمت اللہ بٹر

شائع کردہ

شعبہ دعوت وتربیت

تنظیمِ اسلامی

مرکزی دفتر: 67-A علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

فون: 36366638, 36293939 فیکس 36271241

www.tanzeem.org

فہرست مضامین

حصہ اول

امیر کے لئے ہدایات 4

حصہ دوم

مامورین کی ذمہ داریاں 12

حصہ سوم

رفقاء سے تعلق/ اخلاقیات 17

پیش لفظ

نقباء کی تربیت کے پروگرام کا جب فیصلہ ہوا تو ناظم تربیت نے فرمائش کی کہ اس تربیتی کورس کی مناسبت سے بھی ایک مجموعہ احادیث مرتب ہونا چاہیے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے یہ مجموعہ ترتیب پا گیا ہے۔ امید ہے کہ شرکاء کے لئے ان کے فرائض اور حقوق اور رفقاء کے باہمی تعلق کی یاد دہانی کا ذریعہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے میرے اور آپ کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سامان بنادے۔ آمین۔

رحمت اللہ بٹر
مرکزی ناظم دعوت
تنظیم اسلامی

امیر کے لئے ہدایات

باب أمر وُلاة الأمورِ بالرفْق برَعاياَهِم وَنَصِيحَتِهِمْ والتواضع و خفض الجناح للمؤمنين

﴿وَاخفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النحل:٩٠)

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾(الحجرات :١٣)

1- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وهْبٍ رضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)) (متفق عليه)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ ”کیا میں تمہیں دوزخیوں کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ ہر وہ شخص جو سرکش ہو، اکڑ کر چلنے والا ہو اور تکبر کرنے والا۔“

2- عن عبدِاللّٰه بن مسعُودٍ رضِيَ اللّٰه عنه، عن النبيِّ ﷺ قال :((لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) فقالَ رَجُلٌ :إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَناً، ونَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قال ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وغَمْطُ النَّاسِ)) رواه مسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے جتنا تکبر

ہو۔'' ایک صحابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے جوتا خوبصورت ہو تو کیا یہ تکبر کی نشانی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں بیشک اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور وہ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔ تکبر تو یہ ہے کہ حق کو جھٹلا دیا جائے اور لوگوں کو حقیر جانا جائے۔''

فائدہ: انسان پر جب کوئی حقیقت واضح ہو جائے تو پھر اپنی عزتِ نفس اور انا اسے قبول کرنے میں آڑے نہیں آنی چاہیے اور تمام انسانوں کی عزتِ نفس جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ مجروح نہیں ہونی چاہیے۔

3- **عن أبی هُریرةَ رضی اللّٰه عنه أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قَالَ ((إنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلى الْاَمَارَةِ، وسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رواه البخاری**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک تم امارت پانے کی حرص اپنے اندر پاؤ گے لیکن امارت قیامت کے دن ندامت کا سبب بنے گی۔''

4- **عن أبی ذر رضی اللّٰه عنه قَالَ: قُلتُ یا رسولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعمِلُنِی؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِی ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وإنَّهَا يَومَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ، إلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِی عَلَيْهِ فِيْهَا)) رواه مسلم**

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ اس پر آپؐ نے میرے کندھے کو تھپتھپایا اور فرمایا: ''اے ابوذر تم بہت کمزور ہو اور سرداری ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن ندامت اور شرمندگی کا ذریعہ بنے گی، سوائے اس کے کہ وہ لے جس کا حق بنتا ہو اور

پھر اس کی ذمہ داری ادا کرے۔''

5- **عَن عبدالرحمن بن سَمُرَةَ رضی اللّٰه عنه ، قال: قَالَ لِیْ رسولُ اللّٰه ﷺ ((يَا عَبْدَ الرَّحمن بن سَمُرَةَ لا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إن أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإن أُعطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِّلْتَ إلَيْهَا، وَإذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْراً مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)) متفق عليه۔**

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سمرہ امارت کو مت چاہو، کیونکہ اگر یہ بغیر مانگے مل جائے تو اللہ کی مدد ساتھ ہوتی ہے اور اگر تم نے مانگ کر لی تو اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے اور اگر کسی چیز پر قسم کھا بیٹھو اور پھر اس سے بہتر چیز کو پاؤ تو قسم توڑ کر بہتر کو اختیار کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

6- **عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللّٰه عنه قال كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إلٰی رسولِ اللّٰه ﷺ يَحْكِی نَبِيًّا مِنَ الْأَنبِياءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِم، ضَرَبَهُ قَومُهُ فَأَدْمَوهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ ، وَيَقولُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَإنَّهُمْ لا يَعْلَمُوْنَ)) متفق عليه**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا بیان میری نظروں میں ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو ان کی قوم نے اتنا مارا کہ خون بہہ نکلا اور وہ اپنا خون چہرے سے صاف کرتے جاتے تھے اور ساتھ ہی دُعا کرتے جاتے تھے کہ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما دے، یہ نادان حقیقت سے ناواقف ہیں۔

7- و عن عائشةَ رضی اللّٰہعنھا قَالَتْ ماضَرَبَ رسولُ ا للّٰہ ﷺ شَيْئاً قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا اِمْرَأَةً وَلَا خَادِماً، إلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَیْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَیْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰہ تعالٰی، فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تعالٰی۔ رواہ مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہ اپنی بیویوں کو اور نہ خادم کو مارا۔ اگر کسی کو مارا ہے تو اللہ کی راہ میں جہاد کے سلسلے میں....اور نہ کسی سے انتقام لینے کی طرف مائل ہوئے سوائے اس کے کہ کسی کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روکنا مطلوب ہوتو اس بارے میں ضرور انتقام لیتے۔

8- وعَنْ أَبی هُرِيرَةَ رضی اللّٰہ عنه أَنَّ رَجُلاً قالَ لِلنَّبِيِ ﷺ أَوْصِنِیْ ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَاراً، قال ((لَا تَغْضَبْ)) رواہ البخاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول ﷺ نے عرض کی کہ مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا غصہ سے بچو۔ اُس نے کئی بار دہرایا، آپ نے یہی فرمایا غصہ چھوڑ دو۔

9- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰہ عنھا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قال ((إنَّ ا للّٰہَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِی عَلَی العُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِی عَلٰی مَا سِوَاهُ))رواہ مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''بیشک اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے اور وہ مہربانی کو پسند فرماتا ہے اور نرم برتاؤ پر جو عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں عطا کرتا اور نہ ہی کسی اور چیز پر ایسا عطا کرتا ہے۔

فائدہ : اللہ تعالیٰ کی نرمی اور مہربانی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں۔ وہ تو سرکشوں کو باوجود

پوری قدرت رکھنے کے عطا کرتا رہتا ہے۔ نافرمانوں کو نافرمانی کے باوجود رزق عطا کر رہا ہے۔

10- وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ :((إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ :اَلْحِلْمُ وَالأَنَاةُ)) رواہ مسلم

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اے عبدالقیس تو خوب آدمی ہے بے شک تیرے اندر دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتے ہیں۔ تحمل و بردباری اور سنجیدگی۔''

11- عَن عَبدِاللّٰہِ بْنِ عمرٍو بنِ الْعَاصِ رضی اللّٰہ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ ﷺ((إنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ ا للّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِی حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُّوا)) رواہ مسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (حکمران) عدل و قسط قائم کرنے والے ہوں گے وہ نور کے منبروں پر جگہ دیئے جائیں گے۔ یہ وہ ہوں گے جو اپنے احکام میں عدل کرنے والے، اپنے اہل سے انصاف کرنے والے اور جن کے وہ ذمہ دار بنائے گئے ہوں ان میں عدل قائم کرنے والے ہوں گے۔''

12- عَنْ اَبی مَرْيَمَ الأَزْدِیِّ رضی ا للّٰہ عنه، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رضی ا للّٰہ عنه سَمِعْتُ رسولَ ا للّٰہ ﷺ يقول :((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئاً مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وخَلَّتِهِم وفَقْرِهِم، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُونَ حَاجَتِهِ وخَلَّتِهِ وفَقْرِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ)) فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رضی ا للّٰہعنه

رَجُلاً عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ۔ رواہ أبو داؤد، والترمذی

حضرت ابومریمؓ الازدی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''کوئی مسلمانوں کے معاملات کا والی بنایا جائے اور وہ اپنی رعایا کی ضروریات، دوستی اور تنگدستی کے درمیان آڑ پیدا کرے تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی حاجت، دوستی اور فقر سے پردہ فرمالیں گے۔'' اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مقرر کردیا کہ وہ عوام کی حاجات کو سنے۔

13- عن أَبِی يَعْلٰی مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللّٰہ عنہ قَال :سمعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ يَقولُ ((ما مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً ، يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ، إلاَّ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) متفق علیہ۔ وفی رِوَايةٍ : ((فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) وفی روايةٍ لِمُسلمٍ ((مَا مِن أَمِيرٍ يَلِي أُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ لَهُمْ، إلاَّ لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الجَنَّةَ))

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ ''اللہ تعالیٰ جس شخص کو لوگوں پر امیر مقرر کرتا ہے اگر وہ اپنی رعایا کو دھوکہ دیتا ہے اور اس حالت میں فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیں گے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''اگر ان کی خیرخواہی کا خیال نہیں رکھتا تو جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔'' امام مسلم کی روایت میں ہے کہ ''جو شخص مسلمانوں کے معاملات کا امیر بنایا جاتا ہے پھر وہ ان کے معاملات کے لئے کوشش نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔''

فائدہ : امیر بننے سے صرف حقوق نہیں ملتے بلکہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اور تمام رعایا کی خیرخواہی امیر پر عائد ہوتی ہے۔

14- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عَنْهُمَا قَال :سَمِعتُ رسولَ اللّٰہِ ﷺ يقولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِی بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)) متفق علیہ

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حکمران ذمہ دار ہے اور خلق خدا کے بارے میں مسئول ہے۔ آدمی گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہوگی۔''

15- عن ابی هريرة رضی اللّٰہ عنه قال :إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِالنَّبِيِّ ﷺ ، فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَائَتْ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض دفعہ مدینہ منورہ کی کوئی لونڈی آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے جاتی جہاں کہیں اسے آپ ﷺ کی مدد کی ضرورت پڑتی۔

فائدہ: امام امت تک عوام کی رسائی کا یہ عالم تھا کہ ایک کنیز کو بھی آپؐ کے بارے میں وثوق تھا کہ وہ میری مدد سے انکار نہیں کریں گے۔

16- عن عِيَاضِ بنِ حِمَارٍ رَضِیَ اللّٰہ عنه قال :قال رسولُ اللّٰہ ﷺ ((إنَّ اللّٰهَ أَوْحٰی إِلَیَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِیَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ)) رواہ مسلم

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن حمار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اختیار کی جائے یہاں تک کہ کوئی آدمی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ ہی ایک دوسرے پر سرکشی کرے۔''

فائدہ: امراء کو فخر اور خود پسندی سے بچنا چاہئے اور رفقاء کے ساتھ باہم مل جل کر رہنا چاہئے۔

17- عَنْ عِيَاضِ بنِ حِمارٍ رضِى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ :ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِى قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوعِيَالٍ)) رواه مسلم

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تین قسم کے لوگ جنت والے ہیں۔ حکمران عادل ونرم مزاج۔ انسان جو مہربان اور دل کی نرمی والا ہو، ہر قرابت دار اور مسلمان کے لئے' اور ہر وہ عیال دار جو لوگوں سے پیچھے پڑ کر مانگنے والا نہ ہو اور برداشت کرنے والا ہو۔''

18- عَن عَائِذِبْنِ عَمْرٍو رَضى اللّٰه عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُبيدِ اللّٰهِ بن زِيَادٍ، فَقَالَ لَه :أَىْ بُنَىَّ إِنِّى سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقولُ :((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ)) فإيَّاكَ أَن تَكُوْنَ مِنهُمْ متفق عليه

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ بن زیاد (والی کوفہ) کے ہاں گئے اور اسے کہا اے بچے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بُرا حاکم وہ ہے جو لوگوں پر سختی کرے۔'' تو تم اپنے آپ کو بُرے حاکموں میں سے ہونے سے بچاؤ۔

19- وعَن اَبى مَريمَ الْأَزْدِىِّ رضى اللّٰه عنه ، أَنَّهٗ قَالَ لِمُعاوِيَةَ رضى اللّٰه عنه:

سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يَقولُ ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الحُطَمَةُ)) فإيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ۔متفق عليه

حضرت ابومریم الازدی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''حاکموں میں سے بُرا وہ ہے جو رعایا پر سختی کرے۔'' پس تم اپنے آپکو انمیں سے ہونے سے بچاؤ۔''

20- عَن عائشةَ رضى اللّٰه عنهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يَقُوْلُ فِى بَيْتِى هٰذا ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِىَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِىْ شَيْئاً فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّلِىَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِىْ شَيْئاً فَرَفَقَ بِهِم ، فَارْفُقْ بِهٖ)) رواه مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس اپنے گھر میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے اللہ! جو کوئی میری امت کے معاملات کا نگران بنایا جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جو ان سے نرمی کا برتاؤ کرے تو تو بھی اس سے نرمی برت۔''

مامورین کی ذمہ داریاں

بَابُ وَجُوْبِ طَاعَةِ وَلَاةِ الْاُمُوْرِ فِى غَيْرِ مَعْصِيَةٍ
وَتَحْرِيْمُ طَاعَتِهِمْ فِى الْمَعْصِيَةِ

قال اللّٰهُ تعالى ﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء:٥٩)

21- عَن عبدالرحمنِ بْنِ اَبان بنِ عثمانَ عَن اَبِيهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضى اللّٰه

عنه خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَقُلْنَا مَابَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةُ إِلاَّ لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَجَلْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ يَقُوْلُ: "نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثاً فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلٍ اِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصِحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ)) أخرجه أحمد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابان اپنے باپ سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نصف النہار کے قریب مروان کے ہاں سے باہر آئے۔ ہم نے سوچا ضرور کوئی معاملہ ہے جو اس نے ان سے پوچھا ہوگا۔ تو میں ان کے پاس گیا۔ اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اس نے ہم سے پوچھا تھا اس چیز کے بارے میں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی تھی کہ "اللہ تعالیٰ اُس شخص کو شاداب کرے جو ہم سے بات سنے اور اسے محفوظ کرلے اور پھر اسے کسی دوسرے آدمی تک پہنچادے، کیونکہ بعض اوقات بات سننے والا زیادہ سمجھ دار نہیں ہوتا اور بعض اوقات وہ اپنے سے زیادہ سمجھ دار کو بات پہنچا دیتا ہے"۔ اور وہ بات یہ تھی کہ "تین باتوں سے بندۂ مسلم کا دل کبھی خیانت نہیں کرسکتا۔ اعمال کا خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحب اختیار کی خیرخواہی چاہنا اور جماعت کا التزام۔

22- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللّٰهُ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِى أَثَرَةٌ، وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا)) قالوا يا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ ((تُؤَدُّوْنَ الحَقَّ الَّذِى عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُوْنَ

اللّٰهَ الَّذِىْ لَكُمْ)) متفق عليه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشک میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور ایسے معاملات ہوں گے جن کو تم ناپسند کروگے۔" صحابہ نے پوچھا "آپؐ کیا حکم دیتے ہیں اگر ہمارے سامنے یہ حالات پیدا ہوجائیں۔" اس پر آپؐ نے فرمایا "تم پر لازم ہے کہ جو حق تم پر عائد ہوتا ہے اسے ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارے میں اللہ سے دعا کرتے رہو۔"

23- عن أبى هُنَيْدَةَ وائِلِ بن حُجْرٍ رضىَ اللّٰه عنه قالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بنُ يَزِيدَ الجُعْفِىُّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ فَقَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰه أَرَأَيتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عنه، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) رواه مسلم

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید الجعفی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اگر ہم پر ایسے امیر مقرر ہوجائیں جو ہم سے اپنے حق مانگیں لیکن ہم کو ہمارا حق نہ دیں تو ہم کیا کریں؟ آپؐ نے بے رخی اختیار کی۔ انہوں نے پھر پوچھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سنو اور اطاعت کرو۔ بے شک تمہارے ذمہ ہے جو تم پر عائد ہوتا ہے اور ان کے ذمہ ہے جو ان کی ذمہ داری ہے۔"

24- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى اللّٰه عنه قال: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ على السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ)) متفق عليه

حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم جب بھی نبی اکرم ﷺ سے بیعت سمع و

طاعت کرتے تو آپؐ فرماتے ''جس میں تم استطاعت رکھتے ہو۔''

25- وعنهُ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقول :((مَنْ خَلَعَ يَداً مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص بیعت کرنے کے بعد اطاعت اختیار نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر پیش کرنے کے قابل نہ ہوگا اور جو اس حال میں مر گیا کہ اُس نے بیعت نہ کی تو گویا وہ تو جاہلیت کی موت مرا۔''

26- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ)) رواه مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تیرے ذمہ ہے سننا اور اطاعت کرنا تنگی میں بھی اور آسانی میں بھی، دل کی آمادگی کی حالت میں بھی اور ناپسندیدگی کی حالت میں بھی، خواہ تجھ پر کسی کو ترجیح دے دی جائے۔''

27- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰه عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)) متفق عليه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک بندۂ مسلم پر لازم ہے (امیر کا حکم) سننا اور ماننا ہر معاملہ میں، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ اسے کسی نافرمانی کا حکم دیا جائے۔ جب کسی نافرمانی والے

کام کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت کرنا۔''

28- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قال :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قَالَ :قُلْنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ:((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ)) رواه مسلم

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تمہارے بہترین حاکم وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت رکھیں گے۔ تم ان کے لئے رحمت کی دُعا کرو گے اور وہ تم پر مہربان ہوں گے۔ اور تمہارے بُرے امراء وہ ہوں گے کہ جن سے تم بغض رکھو گے اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔ جن پر تم لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت برسائیں گے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم ایسے حکمرانوں کو اتار نہ پھینکیں؟ آپؐ نے فرمایا ''نہیں، جب تک کہ وہ تمہارے درمیان نماز کا نظام قائم رکھیں۔''

29- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي اللّٰه عنه قَالَ قال رسولُ اللّٰه ﷺ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ)) قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰه فَمَا يَأْمُرُنَا؟ قَالَ :((أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)) متفق عليه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بنی

اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہوجاتا تھا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا تھا۔ لیکن اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ بہت سے ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کی آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ''پہلے کی بیعت کا حق ادا کرو، پھر ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارے میں اللہ سے دعا کرتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا ان کے بارے میں جو ان کی رعیت ہوگی۔''

رفقاء کے ساتھ تعلق/ اخلاقیات

30- عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلّم: ''مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِالْغَيْبِ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ'' (رواه البیهقی فی الشُعْبِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جو آدمی اپنے کسی بھائی کی غیر حاضری میں اس کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد فرماتے ہیں۔''

31- عَنْ عبدِ اللّٰه بنِ عَمْرٍو رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِرْحَمُوا تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَوَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَوَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)) (رواه البخاری فی الأدب المفرد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم

آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ ایک دوسرے کو معاف کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مغفرت فرمائیں گے۔ اور ہلاکت ہے بات سن کر مدد نہ کرنے والے پر، اور ہلاکت ہے اپنے بُرے کاموں پر اصرار کرنے والوں پر جب کہ وہ جان رہے ہوں کہ یہ بُرے ہیں۔''

32- وعَن أَبی هُرَيرة رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قالَ يا رسولَ اللّٰه ﷺ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيَسِيئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُم وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فقال: ((لَئِن كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰه تَعَالٰى ظَهِيرٌ عَلَيهِم مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میرے قرابت دار ہیں۔ میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی پر تلے ہوئے ہیں۔ میں اُن سے بھلائی کرتا ہوں لیکن وہ بُرائی سے پیش آتے ہیں۔ میں اُن سے درگذر کرتا ہوں وہ میرے ساتھ اکھڑ پن برتتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ''اگر واقعی تو ویسا ہے جیسا تو نے بیان کیا ہے تو گویا تو اُن پر آگ کے گولے پھینک رہا ہے اور اللہ کی طرف سے تیرا مددگار مقرر ہے جب تک تو ایسا ہے۔''

33- و عَنْ أنسٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسولِ اللّٰه ﷺ وَعَلَيهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قال: يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِن مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ۔ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔ متفق علیه

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا اور آپ

نے نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا حاشیہ بہت گاڑھا تھا تو ایک دیہاتی نے آپ ؐ کی چادر پکڑ کر بہت زور سے کھینچا۔ میں نے آپ ؐ کے کندھے پر نشان دیکھا اس کے شدت سے کھینچنے کی وجہ سے۔ پھر اس نے کہا اے محمد ؐ میرے لئے حکم دو اس اللہ کے مال میں سے جو آپ ؐ کے پاس ہے۔ آپ ؐ نے اس کی طرف توجہ کی اور ہنس دیئے، پھر اُسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔

34- و عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللّٰہ عنہ قَال: قَال رَسولُ اللّٰہ ﷺ ((أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلىَ النَّارِ" أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ))۔ رواه الترمذی وقال حديث حسنٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ ''میں تم کو آگاہ نہ کروں کہ کس کے لئے دوزخ حرام ہے؟ دوزخ حرام ہے ہر اُس (مسلمان) پر جو دوسروں کے ساتھ قربت رکھنے والا ہو، اُس تک رسائی آسان ہو، وہ دوسروں سے نرم رویہ رکھنے والا ہو، وہ آسانی سے دستیاب ہو۔''

35- و عن عائشةَ رضی الله عنها قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَ هُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْماً، فإن كَانَ إِثْماً، كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رسولُ اللّٰه ﷺ لِنَفْسِهِ فی شَيْءٍ قَطُّ، إِلاَّ أَن يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰه تَعَالىٰ۔ متفق عليه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب دو اُمور میں اختیار کا معاملہ ہوتا تو آپ آسان کو پسند فرماتے جب تک کہ گناہ کا معاملہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات پر زیادتی پر کبھی انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ کسی کو اللہ کی حرام کردہ چیز

سے روکنا مطلوب ہو۔ اگر اللہ کی حرمت کا معاملہ ہوتا تو آپ ضرور انتقام لیتے۔

36- وعَنْ جَرِيْرِ بنِ عَبدِ اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال: سمعتُ رسول اللّٰہ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يُحْرَمَ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الخَيْرَ كُلَّهٗ))۔ رواه مسلم

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو نرم دلی سے محروم کردیا گیا وہ تو گویا کل خیر سے محروم کردیا گیا۔''

37- وعَنْ عَائشةَ رضی اللّٰہ عنها قالت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ ((إِنَّ اللّٰہَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهٖ))۔ متفق عليه

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور وہ مہربانی یا نرم برتاؤ کو پسند فرماتا ہے تمام معاملات میں۔''

فائدہ :

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

38- و عَن عَائشةَ رضىَ اللّٰهُ عَنْها ، قَالَت: سَمِعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ يقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ القَّائِمِ))۔رواه أبو داؤد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنا فرماتی ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بندہ مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی بدولت وہ درجہ پالیتا ہے جو بہت روزے رکھنے والے اور اکثر قیام اللیل کرنے والے کا ہے۔''

39- و عَن أَبى الدَّرداءِ رضى اللّٰہ عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ شَيءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَومَ القِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيَّ)) (رواه الترمذی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی وزنی عمل نہیں ہوگا جو قیامت کے دن میزان میں تلے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے فحش گوئی اور بکواس کرنے والے پر۔''

40- وعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضىَ ا للّه عنه قال :أَهْدَيْتُ رَسُوْلَ ا للّهِ ﷺ حِمَاراً وَحْشِيًّا، فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَافِىْ وَجْهِىْ قالَ ((إنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إلَّا أَنَّا حُرُمٌ)) (متفق عليه)

حضرت الصعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا پیش کیا تو آپ نے میرا ہدیہ قبول نہیں کیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ناگواری محسوس کی تو وضاحت فرمادی کہ ''ہم نے اس لئے قبول نہیں کیا کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔''

41- وعَنِ النَّواسِ بْنِ سَمْعَانَ رضىَ اللّٰهُ عنه قال :سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ البِرِّ والْإِثْمِ فقالَ :((أَلْبِرُّ حُسْنُ الخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِى نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) رواه مسلم

حضرت النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ نیکی اور گناہ کے بارے میں وضاحت فرمادیں تو آپؐ نے فرمایا ''نیکی اچھا اخلاق ہے اور بُرائی وہ ہے جو تیرے کے سینے میں تردد پیدا کرے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اسے جانیں۔''

فائدہ : معروف ومنکر۔نیکی اور برائی کی تمیز اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی میں سمودی ہے، اس لئے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اپنے نفس سے پوچھ لے کہ وہ اس پر خوش ہے تو نیکی ہے وگرنہ برائی۔

42- وعن ابى هريرة رضى ا للّه عنه قال قالَ رَسُوْلُ ا للّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ :شَيْخٌ زانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)) رواه مسلم ((العَائِلُ)) الفَقِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اُن کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی اُن کی طرف التفات فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور بھوکا متکبر۔''

فائدہ : انسان اگر اس حالت میں بھی خود کو نہ پہچانے تو کتنی بے بضاعتی ہے۔ بوڑھا ہوگیا ہے پھر زنا جیسی حرکت سے باز نہیں آتا۔ اللہ نے سرداری عطا کی ہے لیکن پھر بھی لوگوں کو جھوٹ بول کر دھوکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ناداری کی حالت میں رکھا ہے لیکن گردن اکڑی ہوئی ہے اور مالک کے سامنے عاجزی اختیار نہیں کرتا۔

43- و عَن أَبى هُريرة رضى اللّه عنه أنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قال :(لا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ القِيَامَةِ إلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَراً)) متفق عليه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف (رحمت سے) نہیں دیکھے گا جس کا تہبند/ پاجامہ وغیرہ لٹک رہا ہوگا فخر کی وجہ سے۔''

فائدہ : اللہ تعالیٰ مردوں کے لئے پسند فرماتا ہے کہ وہ لباس ستر اور زینت کے لئے اختیار کریں لیکن اسراف سے بچیں اور نہ ہی لباس سے فخر کا اظہار ہو اور ٹخنوں سے نیچے لباس کا لے جانا تکبر کی نشانی ہے۔

44- وَ عَنْ أَبِی سعیدٍ الخُدریِّ رضیَ اللّٰہُ عنہ، عنِ النبیِّ ﷺ قَالَ ((احْتَجَّتِ الجَنَّۃُ والنَّارُ، فقالتِ النَّارُ :فِیَّ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَکَبِّرُونَ، وقَالَتِ الْجَنَّۃُ :فِیَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاکِیْنُھُمْ، فَقَضَی اللّٰہُ بَیْنَھُمَا :إنَّكِ الْجَنَّۃُ رَحْمَتِی، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِی أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكِلَیْکُما عَلَیَّ مِلْؤُھا)) رواہ مسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت اور دوزخ کا باہم مکالمہ ہوگیا تو دوزخ کہنے لگی میرے اندر بڑے بڑے جابر اور متکبر انسان ہیں۔ اس پر جنت نے کہا میرے پاس تو انسانوں میں سے کمزور اور مساکین ہیں، جو تواضع اختیار کرنے والے اور زہد اختیار کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فیصلہ یوں فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعہ سے جسے چاہوں گا رحمت سے سرفراز کروں گا اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعہ سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبد کی حیثیت میں پیدا فرمایا ہے اور اس سے مطالبہ بھی فرمانبرداری کا ہے۔ اس لئے جو بھی کبر وغرور سے اپنے آپ کو بچائے گا وہ اللہ کی رحمت کو پالے گا۔ کیونکہ وہ اپنی زمین میں کسی انسان کی بڑائی اور فساد کو پسند نہیں کرتا۔ جو غلام ہوتے ہوئے بھی بڑا بننے کی کوشش کرے گا تو عذاب کا مستحق ہوجائے گا۔

45- عَنْ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللّٰہ عنہ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ لا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَھْجُرَ مُسْلِماً فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّھُمَا نَاکِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَادَامَا عَلٰی صُرَامِھِمَا، فَأَوَّلُھُمَا فَیْئًا، سَبْقُہٗ بِالْفَیْءِ کَفَّارَۃً، فَإِنْ سَلَّمَ وَلَمْ یُرَدَّ عَلَیْہِ سَلَامَہٗ رَدَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ وَرَدَّ عَلَی الْآخَرِ الشَّیْطَانُ فَإِنْ

مَاتَا عَلٰی صُرَامِھِمَا لَمْ یَجْتَمِعَا فِیْ الْجَنَّۃِ ابَدًا (أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، وأحمد والبیھقی فی الشعب)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ”کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زائد علیحدہ (ناراض) رہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو وہ حق سے روگردانی کے مرتکب ہوں گے۔ ان میں سے جو پہلے لوٹے گا تو اس کا پہلے لوٹنا کفارہ بن جائے گا۔ اگر وہ سلام کرے اور اس کو جواب نہ دیا جائے تو فرشتے اسے جواب دیتے ہیں اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے۔ اور اگر اسی ناراضگی پر وہ مرجائیں تو جنت میں کبھی بھی اکٹھے نہ ہو پائیں گے۔“

46- عن عمرانِ بنِ حَصِینٍ وأبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ قالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((إنَّ اللّٰہَ إِذَا أَنْعَمَ عَلَی عَبْدٍ نِعْمَۃً یُحِبُّ أَنْ یُرَی اَثْرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ))۔ رواہ ابن سعد و ابن حبان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو کسی نعمت سے نوازتے ہیں تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا پسند کرتے ہیں۔“

47- عَنْ أَبِی بَکرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ قَال قَال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ”مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ یُعَجِّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِصَاحِبِہِ الْعُقُوبَۃُ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یُدَخِّرُ لَہٗ فِي الْآخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیعَۃِ الرَّحِمِ)) و قد روی الحدیث بزیادۃ وھو ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أجْدَرُ أَنْ یُعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ عَلٰی مَا یُدَّخِرُ لَہٗ فی الآخرَۃِ مِنْ قَطیعَۃِ الرَّحِمِ وَالْخِیَانَۃِ وَالْکَذِبِ وَإِنَّ أَعْجَلَ الْبِرِّ ثَوَابًا لَصِلَۃِ

الرَّحِمِ حتّٰی اِنَّ اَھْلَ الْبَیْتِ لِیَکُوْنُوا فُقَرَاءَ فَتَنَمُّوْا اَمْوَالَھُمْ وَیَکْثُرُ عَدَدَھُمْ إِذَا تَوَاصَلُوا)) رواہ الطبرانی

حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جن گناہوں پر اللہ تعالیٰ دنیا میں جلد پکڑ فرماتا ہے، آخرت کے عذاب کے علاوہ وہ سرکشی اور قطع رحمی ہے۔‘‘ اور ایک حدیث میں یہ زیادہ بیان ہوا ہے کہ ’’قطع رحمی کے ساتھ خیانت اور جھوٹ پر بھی گرفت جلد ہوتی ہے اور نیکیوں میں جلد اجر میں صلہ رحمی سب سے بڑھ کر ہے، جب کہ اگر کسی گھر والے فقیر ہوں اور ان کی تعداد بھی کم ہو تو صلہ رحمی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کے مال واولاد میں برکت ڈال دیتا ہے۔‘‘

48- عَنْ أَنَس بن مالك رضی اللّٰہ عنہ قال قالَ رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنَ، فَلْیَتَّقِ اللہ فِیْمَا بَقِیَ)) اخرجہ الطبرانی فی المعجم الأوسط

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’اللہ کا بندہ جب شادی کر لیتا ہے تو آدھا ایمان مکمل کر لیتا ہے، پس اب باقی آدھے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کئے رکھنا چاہئے۔‘‘

49- عَنْ أَبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: ((ثَلَاثُ دَعْوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْھِنَّ: دَعْوَۃُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ)) اخرجہ البخاری فی الأدب المفرد، و ابو داؤد والترمذی، وابن ماجہ، وابن حبابن، والطیالسی، وأحمد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’تین دعائیں بے شک قبول ہوتی ہیں، والد کی دعا (اولاد کے حق میں)، مسافر کی دعا

(اپنے اور دوسروں کے حق میں) اور مظلوم کی دعا (ظالم کے خلاف)۔

50- عَنْ حُذیفۃَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ ﷺ: ’’إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِیَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، وَأَخَذَ بِیَدِہٖ فَصَافَحَہٗ تَنَاثَرَتْ خَطَایَاھُمَا کَمَا یَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ)) ذکرہ المنذری فی الترغیب

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بندۂ مومن کسی دوسرے مومن سے ملاقات کرتا ہے اور اس کو سلام کہتا ہے، اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔‘‘

51- عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ أنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ أَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ أَفْضَلُ وَأَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ؟ فَقَال رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ أَحْسَنُھُمْ خُلُقاً، وأَکْیَسُھُمْ أَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا وَأَحْسَنُھُمْ لَہٗ اسْتِعْدَادًا، أُولٰئِكَ الْأَکْیَاسُ))۔ (رواہ البیھقی فی الزھد الکبیر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی کہ کون سا مومن سب سے افضل ہے اور کون سا مومن سب سے زیادہ عقل مند ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’مومنوں میں سے افضل ترین مومن وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو اور سب سے عقلمند وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو اور سب سے زیادہ موت کے لئے تیاری کرنے والا سب سے زیادہ عقل والا ہے۔‘‘

52- عَن وَکیعِ بْن عُدُسٍ عَنْ عَمِّہٖ اَبِي رَزِیْنِ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہ ﷺ: ’’مَثَلُ

الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ، لَا تَأْكُلُ إِلَّا طَيِّباً، وَلَا تَضَعُ إِلَّا طَيِّباً)) (أخرجه ابن حبان، وابن عساكر)

حضرت وکیع بن عدس اپنے چچا ابورزین سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن کی مثال تو شہد کی مکھی کی طرح ہے کہ وہ پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاک چیز ہی اگلتی ہے۔''

53- عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْئٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَسْئَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا اَعْطِيَهٗ۔ متفق عليه

حضرت عمرؓ سے عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہدیہ دیا کرتے تھے۔ میں عرض کرتا اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ آپؐ فرماتے لے لو! (یادرکھو) جب آپ کو ایسا مال ملے جس میں آپ کو لالچ نہ ہو اور نہ ہی آپ نے سوال کیا ہو تو اس کو لے کر اپنے قبضہ میں کرو۔ آپ کو اختیار ہے اس کو کھالو اور اگر پسند ہو تو صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح میسر نہ آئے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کسی سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے اور جو مال سے دیا جاتا اسے واپس نہ کرتے تھے۔

54- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ متفق عليه

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی دن انسان پر نکلتا ہے اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر۔

55- عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ رواه ترمذی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی (اور اسے غریبوں مسکینوں میں بانٹ دیا) نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اس میں سے کیا بچا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس کا ایک کندھا بچا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا وہ تو ساری بچ گئی سوائے بازو کے (کیونکہ وہ ہم کھا جائیں گے)۔

56- عَنْ أَبِي الزبير قال سمعتُ جابراً رضى الله عنه يقولُ قَالَ رسولُ الله ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمُ الطَّعَامَ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْيُلْعِقَهَا، وَلَا يَرْفَعْ صَحْفَةً حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْيُلْعِقَهَا، فَإِنَّ آخرَ الطَّعَامِ فِيْهِ بَرَكَةٌ))۔ أخرجه النسائي

حضرت ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے جب تک ان کو چاٹ نہ لے اور کوئی کھانے کا برتن نہ اٹھائے جب تک اُسے اچھی طرح چاٹ نہ لے، کیونکہ کھانے کے آخری حصے میں برکت ہوتی ہے۔''

57- عَنْ أبى هُرَيرةَ رضى اللهعنه عنِ النَّبِيّ ﷺ: "إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنْ مَخْرَجِ السُّوْءِ، وَإِذَا دَخَلْتَ إِلٰى مَنْزِلِكَ

فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنْ مَدْخَلِ السُّوْءِ))۔ (رواه المخلص في حديثه، كَمَافِي المنتقى والبزار فى (المسند))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر سفر پر جانے والا نکلنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ بچاتا ہے سفر کی برائی سے اور جب واپس آئے اور دو رکعت پڑھ لے تو اس کے حضر میں اسے برائی سے بچاتا ہے۔''

58- عَن جَابِرٍ رضى اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ''لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَهْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ، لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ))۔رواه ابو نعيم فى الحلية

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر آدم کا بیٹا رزق سے بھی اسی طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق بھی اسے اسی طرح ڈھونڈ لے جیسے موت آ لیتی ہے۔''

59- عَنْ أَبِى سعيدٍ رضى اللّٰه عنه أَحِبُّوا المَسَاكِيْنَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ(أخرجه عبد بن حميد في المنتخب من المسند)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مساکین سے محبت رکھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپؐ دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین کی حالت میں مجھے موت آئے اور مسکینوں کے زمرے میں میرا حشر کیجئے۔''

60- عَنْ أَبِيْ أَيوبِ الأَنصاريِّ رضى اللّٰه عنه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

فَقَالَ عِظْنِيْ وَأَوْجِزْ، فَقَالَ: ''إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا، وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ))۔ اخرجه ابن ماجه، وأحمد

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے نصیحت فرمایئے لیکن اختصار کے ساتھ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ((جب تم نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہو تو سمجھو کہ یہ آخری نماز ہے، اور ایسی بات نہ کرو کہ جس پر کل کو معذرت کرنا پڑے، اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے امید ختم کرلو۔

61- عن ابى هريرة رضى اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ))۔ رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کہ ایمان کے لحاظ سے سب سے کامل مومن وہ ہے جو بہترین کردار کا حامل ہو اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرنے والا ہے۔''

62- عن قبيصةَ بن ذؤيبٍ رضى اللّٰه عنه اَنَّ عُمَرَ بْنَ الخطابِ رضى اللّٰه عنه أَعْطَى السَّعْدِى ألفَ دِيْنَارٍ فَأَبَى أَنْ يَّقْبَلَهَا وَقَالَ لَنَا عَنْهَا غِنيً فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضى اللّٰه عنه إِنِّيْ قَائِلٌ لَّكَ مَا قَالَ لِيْ رسولُ اللّٰه ﷺ (اخرجه ابن حبان)

حضرت قبیصہ بن ذوئیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے السعدی کو ایک ہزار دینار کا عطیہ دیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے

انکار کیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی کہتا ہوں جو مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (جو چیز بغیر طلب کئے ملے اسے لے لو پھر خواہ خود استعمال کرو یا صدقہ کرو، کیونکہ یہ رزق ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا ہوتا ہے)۔

دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (اَوْ قَالَ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ) فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِی وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری صفت علم کے وسیلہ سے خیر اور بھلائی کی رہنمائی چاہتا ہوں، اور تیری صفت قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت کا طالب ہوں، اور تیرے عظیم فضل کی بھیک مانگتا ہوں، کیونکہ تو قادر مطلق ہے اور بالکل عاجز ہوں اور تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور میں کسی چیز کا علم نہیں رکھتا۔ اور تو سارے غیبوں سے بھی باخبر ہے۔ پس اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین، دنیا اور اخروی انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان بھی فرما دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین، دنیا اور آخرت کے لحاظ سے تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھ اور مجھے اس سے روک دے اور میرے لئے خیر اور بھلائی کو مقدر فرما دے وہ جہاں اور جس کام میں ہو پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن کر دے۔

نقیب اسرہ کے فرائض منصبی

تنظیم اسلامی کے تنظیمی ڈھانچے میں سب سے بنیادی اور فیصلہ کن ذمہ داری نقیبِ اُسرہ کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ نقباء کے مناسب حد تک فعال اور متحرک ہونے پر ہی تنظیم کی پیش رفت کا اصل انحصار اور دارومدار ہے۔ لہٰذا جملہ رفقاء تنظیم پر عائد شدہ ذمہ داریوں پر مستزاد نقیبِ اُسرہ پر حسبِ ذیل اضافی فرائض عائد ہوں گے۔

i) اپنے اُسرہ میں شامل رفقاء کے ذاتی اور خاندانی حالات سے باخبر رہنا اور ایک سربراہ خاندان کے مانند رفقاء کے ذاتی اور خانگی مسائل و معاملات میں دلچسپی لینا، ضروری رہنمائی فراہم کرنا اور حتیٰ الامکان تعاون کی صورتیں پیدا کرنا۔

ii) رفقاء کی علمی اور عملی تربیت اور ترقی کی نگرانی کرنا۔ نیز اصلاح حال کے لئے مشورے دینا۔

iii) نظم بالا سے موصولہ احکام اور ہدایات کو رفقاء تک بروقت پہنچانے کا اہتمام کرنا۔

iv) اُسرہ کی سطح پر متعین دعوتی اور تنظیمی پروگرام منعقد کرنا اور ان کی رپورٹ نظم بالا کو بروقت پہنچانا۔

v) رفقاء کی ماہانہ اعانتوں کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا۔

vi) متعلقہ نظم بالا کی جانب سے طلب کردہ تنظیمی اور مشاورتی اجتماعات میں شرکت کرنا۔

vii) رفقاء (مبتدی و ملتزم) کی دینی، تنظیمی اور دعوتی سرگرمیوں کا جائزہ لینا، رپورٹ تیار کرنا اور ہر ماہ یہ شخصی ریکارڈ مقامی امیر کو پیش کرنا۔

☆ — ☆ — ☆

مرکزی **انجمن خُدّامُ القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

مَنبعِ ایمان ......اور...... سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے **علم وحِکمت** کی

وسیع پیمانے......اور......اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ -اور- غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

تنظیمِ اسلامی کا پیغام — نظامِ خلافت کا قیام

تنظیمِ اسلامی

مروجہ مفہوم کے اعتبار سے

نہ کوئی سیاسی جماعت نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک اصولی

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں

دینِ حق

یعنی اسلام کو غالب یا بالفاظ دیگر

نظامِ خلافت

کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے!

امیر: **حافظ عاکف سعید**